

نے فراہم کیا تھا اور اب وہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے۔ دیوان کے حاشیے پر لکھا ہے کہ یہ غزل باندہ میں کہی گئی۔



۱۔ شرح : میں
ناز و اندازِ محبوب کی ستائش
سے عہدہ برد آنہ ہو سکا۔ اگر
اس کی ادا ایک ہوتی تو
میں کہہ سکتا تھا کہ میرے
لیے قضا کا حکم رکھتی ہے،
لیکن یہاں تو خدا جانے
کتنی ادائیں ہیں؟ اب میں
ایک ایک کے بارے میں
کیا کہوں؟ بس یہ سمجھ لیجے
کہ اس ناز و انداز اور غمزہ
ادا کی مدح کے لیے مجھ
میں طاقت ہی نہیں۔

عہدے سے مدح ناز کے، باہر نہ آ سکا
گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہوں
حلقے ہیں چشم ہائے کشادہ بہ سوئے دل
ہر تارِ زلف کو نگہ سرمہ سا کہوں
میں اور صد ہزار نواسے جگر خراش
تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں
ظالم! مرے گماں سے مجھے منفعل نہ چاہ
ہے، ہے! خدا نہ کر دہ، تجھے بی وفا کہوں!

۲۔ لغات - نگہ سرمہ سا : سرگین آنکھ کی نظر، سرمہ آلود نگاہ۔

شرح : میرے محبوب کی زلف میں جو گرہیں نظر آتی ہیں، ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ وہ گرہیں نہیں، بلکہ کھلی ہوئی آنکھوں کے حلقے ہیں، جن کا رخ دل کی
طرف ہے۔ ان آنکھوں میں زلف کے ہر تار کو ایسی نگاہ کی حیثیت حاصل
ہے، جو سرگین آنکھ سے نکل رہی ہو۔

۳۔ لغات - نہ شنیدن : نہ سنا۔

شرح : میرے دل سے لاکھوں آہیں اٹھ رہی ہیں، جو جگر کو چیر بھاڑ رہی ہیں۔